رسائل و مسائل

گناہ پر ندامت و اضطراب

گزشتہ امتحانات میں، ایک دباؤ کے تحت میں نے دوسری طالبہ کی جگہ پرچے دیے۔ اس گناہ کے ارتکاب کے بعد سے ندامت اور اضطراب ہے۔ بے حد پریشان ہوں، نمازیں بھی قضا ہونے لگی ہیں، رہنمائی کیجیے۔

تمھیں خود اس بات کا احساس ہے کہ تم نے جانتے بوجھتے، ایک بڑا گناہ کیا اور تمھیں اس پر ندامت اور اضطراب بھی ہے۔ یہ احساس اور اضطراب بڑی قیمتی دولت ہے اور تمھارے اوپر اللہ کا احسان ہے۔

بڑا گناہ بھی اگر بھول چوک اور جذبات میں بہہ کر ہو جائے تو اس کا وزن کم ہو جاتا ہے، چھوٹا گناہ اگر جانتے بوجھتے کیا جائے اس کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ گناہ بڑا ہو یا چھوٹا، اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر سکتا ہے، اور کرتا ہے۔ جو چیز اس گناہ کے وبال سے بچنے کا راستہ بند کر دیتی ہے، وہ اس کی رحمت و مغفرت سے مایوسی، اور توبہ و استغفار سے محرومی ہے۔ بدقسمتی سے تم اسی مایوسی کا شکار ہو گئی ہو۔

شیطان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ وہ پہلے بہلا پھسلا کے، اور بُرے کام کی اچھی تاویل کر کے، اس کو کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب تم شیطان کے اس فریب میں آ گئیں، کیوں کہ گناہ انسان سے ہوتا ہی ہے۔ لیکن اس کے بعد اللہ کی طرف پلٹنے اور توبہ استغفار کا راستہ کھلا ہوتا ہے۔ یہ راستہ بند کرنے کے لیے، اس مرحلے پر، شیطان مایوس ہو جانے کا وسوسہ دل میں ڈالتا ہے۔ ابلیس کے معنی بھی یہی ہیں کہ وہ جو بالکل مایوس ہو۔ خواہ جانتے بوجھتے گناہ کرو، بہت بڑا گناہ کرو، گناہ کے انجام سے بچنے کا کوئی راستہ اس کے علاوہ نہیں کہ تم اللہ کی طرف پلٹو۔ تم جانتی ہو کہ اس کے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا اور اس نے گناہ معاف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مگر تم نے شیطان کا یہ وسوسہ قبول کر لیا۔ اسی لیے تمھارے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو گیا کہ کیا میرا یہ فعل اللہ کے ہاں قابل معافی ہے؟ حالانکہ تم جانتی ہو کہ اللہ نے فرمایا ہے، کہ جو "اپنے نفس پر ظلم کرے گا اور اللہ سے معافی مانگے گا، اس کی

طرف پلٹے گا' وہ اسے بخشنے والا اور مہربان پائے گا' (النسا)۔ متقین کوئی فحش کام کر بیٹھیں یا اپنی جان پر ظلم' اللہ سے معافی مانگتے ہیں اور وہ معاف کرتا ہے' (آل عمران)۔ اس کے بعد مغفرت کے بارے میں کسی شبہ یا سوال کی کیا گنجایش ہے۔ تمھارا گناہ اللہ کی مغفرت کو عاجز نہیں کر سکتا۔ ۹۹ قتل کر کے بھی آدمی مغفرت پا سکتا ہے' زنا کر کے بھی' ساری عمر شرک اور گناہ میں بسر کر کے بھی۔ صحیح طریقے سے استغفار اور توبہ شرط ہے۔

مایوسی کے بعد' شیطان یہ فریب دیتا ہے کہ جب میرا گناہ معاف نہیں ہو گا تو اب میں کسی لائق نہیں رہی۔ اب کس منہ سے اس کے سامنے جاؤں' میری نیکیاں کس طرح قبول ہوں گی؟ اس لیے تمھاری یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ نمازیں قضا ہونے لگیں' نیکی کے کام چھوٹ گئے حالاں کہ اگر اپنے گناہ کے نقصان کا صحیح اندازہ ہو' اور دل میں صحیح ندامت ہو' اور یقین ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں' تو اور زیادہ سوز و درد کے ساتھ اللہ کی طرف پلٹنا چاہیے۔ نمازوں میں اضافہ ہونا چاہیے اور نیک اعمال میں بھی۔ قرآن نے بھی کہا ہے کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ حضور ؐ نے بھی فرمایا ہے کہ برائی کرنے کے بعد نیکی کرو تاکہ برائی مٹ جائے۔

ان باتوں پر تم غور کرو گی تو راہ عمل واضح اور صاف ہے۔ اللہ کی طرف پلٹو' اپنے گناہ پر نادم ہو اور اس کے سامنے گڑگڑاؤ۔ ساتھ ہی نیکیوں میں کفارے کے طور پر اضافہ کرو۔ (خرم مراد)

وسوسوں کا علاج

۱۔ ایک وقت تھا جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شے نہ تھی۔ پھر آخر یکایک اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت یا حاجت درپیش ہوئی کہ اس نے سیارے' ستارے' چرند' پرند' ملائکہ اور جن و انس وغیرہ کو پیدا کیا؟ اس کام سے آخر کیا فائدہ ہوا؟

۲۔ یہ کیوں کر معلوم ہو کہ فلاں شخص پر دین کی حجت تمام ہوئی ہے یا نہیں؟

۱۔ آپ کا ذہن جس قسم کے سوالات میں الجھا ہوا ہے ان کی حیثیت وسوسوں کی ہے۔ ان کا علاج اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ آپ ایک دفعہ ہمت کر کے شیطان سے یہ کہہ دیں کہ مجھے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے نہ کسی جواب کی۔ میں ہر چیز کو اسی طرح صحیح سمجھتا ہوں جس طرح محمد رسول اللہ ؐ نے بتایا ہے۔

اللہ کے بارے میں آپ ایک بنیادی بات ذہن میں رکھیں۔ وہ "احد" ہے' یعنی اس جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ صرف وہ خالق ہے اور باقی سب مخلوق۔ ہمارے سارے سوالات مخلوقات کے ساتھ